اپنے کنبے اور ۶۰۰ جانبازوں کے ساتھ غنیب کے پہاڑی سلسلے میں پڑاؤ ڈالا۔ ۵ اور ۶ ستمبر کی شب روسیوں نے رات کے اندھیرے میں حملہ کیا اور امام شامل کو جا لیا۔ روسیوں کی خواہش تھی کہ انھیں ہر حال میں زندہ پکڑا جائے اور اس کے لیے وہ پورے گاؤں کو تاراج کرنے کے لیے تیار تھے۔ آج زار روس کی خواہش کی تکمیل کا دن تھا۔ امام شامل گرفتار کر لیے گئے۔ انھیں پیٹرز برگ لے جایا گیا۔ جہاں سے ۱۸۶۸ میں کسی نہ کسی طرح وہ حج کے لیے چلے گئے اور ۱۸۷۱ میں اپنے آقا و مولا کی سرزمین مدینہ میں خاک نشین ہو گئے۔

چھبیس ابواب پر مشتمل موشے گیمر کی کتاب میں ۱۴۳ صفحات تو صرف حواشی کے لیے مختص ہیں۔ ان کے مراجع میں کثیر حصہ روسی مصادر پر مشتمل ہے۔ معلومات اتنی جامع ہیں کہ تشنگی محسوس نہیں ہوتی۔ گیمر نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ نقشبندی اسلامی تحریک کے کوئی متشدد رویے نہیں تھے، اور یہ روسی استعمار کے ردعمل کے طور پر سامنے آئی تھی۔

امام شامل کی انتظامیہ کا ذکر کرتے ہوئے موشے گیمر لکھتا ہے کہ روسی اس امر کا اعتراف کرتے تھے کہ شامل کے ہسپتال اور طریقہ علاج اہل مغرب کے ہسپتالوں اور طریقہ علاج سے بدرجہا بہتر تھے۔ مسلمانوں کے اسباب شکست کا احاطہ کرتے ہوئے گیمر لکھتا ہے کہ روسیوں کے بے پناہ مالی وسائل، توپ خانہ اور ان کی طرف سے قفقاز میں قحط جیسے حالات پیدا کرنا مسلم تحریک مزاحمت کی ناکامی کا باعث بنے۔

قدرت کی ستم ظریفی دیکھیے کہ امام شامل کی تحریک مزاحمت کی ناکامی کے بعد قفقاز کے مسلمان تقریباً ڈیڑھ سو سال تک تاراج ہوتے رہے، اور سلامتی سے محروم رہے۔ چیچنیا کی حالیہ تاریخ شاید اسی تاریخ اغماض کی مظہر ہے۔ (مبصر: طارق جان۔ تلخیص: ادارہ، بہ شکریہ **وسطی ایشیا کے مسلمان**، اسلام آباد، مارچ، اپریل ۱۹۹۷)

یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ، حافظ احمد یار مرحوم۔ ناشر: ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۱۴۷۔ قیمت: ۴۵ روپے۔

یہ ایک جامع علمی مقالہ ہے جو اپنے موضوع پر انفرادیت کا حامل ہے۔ اسے کئی برس پہلے حافظ احمد یار مرحوم نے ایم اے کے تحقیقی مقالے کے طور پر تحریر کیا تھا۔ پنجاب یونی ورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے ۸ سو مقالوں میں سے، یہ مقالہ اشاعت کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اس میں وراثت کے قرآنی اصولوں کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے یتیم پوتے کو وراثت نہیں مل سکتی۔ اس سلسلے میں قرآنی آیات، احادیث اور سنی اور شیعہ فقہی مسلک کے حوالوں کی مدد سے مدلل بحث کی گئی ہے۔

مقالہ نگار نے یتیم پوتے کی وراثت کے حامیوں کے دلائل کا تجزیہ کر کے ثابت کیا ہے کہ اس نظریے